

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام کے اندر نکاح شفا رجا تڑ سے یا نہیں؟

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما : «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِثَارِ» وَالْإِثَارُ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَ الْأَخْرَابِيَّةَ، لَيْسَ بِمِنْمَا صَدَّقَ (متفق علیہ فی روایہ مسلم: الاثاری فی الاسلام

ان دونوں حدیثوں کی توضیح و تشریح سے ممنون فرمائیں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

حدیث مسؤل عنہ میں کئی مباحث ہیں اور ہر ایک بحث تفصیل طلب ہے

شفا رکی مذکورہ تفسیر: ان یزوج الرجل ابنته علی یزوج الاخرابینہ و لیس بمنمما صدق (کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ نبی ﷺ کا کلام ہے یعنی تفسیر مذکور مرفوع ہے یا یہ صحابی عبداللہ بن عمر کا کلام اور ان کی تفسیر ہے یا: ان کے شاگرد حضرت نافع کا کلام ہے؟ یا حضرت نافع کے شاگرد امام مالک کا قول ہے؟۔ ابو الولید الباہجی مالکی کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکورہ حدیث مرفوع کا جزء ہے یعنی: نبی ﷺ کا کلام ہے موقوف نہیں ہے۔ اور خطیب کا خیال ہے کہ یہ تفسیر آن حضرت ﷺ کا کلام نہیں ہے بلکہ حدیث کے راوی امام مالک کا کلام ہے اور حافظ کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکور نافع کا قول ہے اور بعض دوسرے علماء کا خیال یہ ہے کہ تفسیر مذکور صحابی عبداللہ بن عمر کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ تفسیر مذکور مرفوع ہے یعنی نبی ﷺ کا کلام ہے۔ اس کی تائید عبداللہ بن عمر کی حدیث کے علوہ درج ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ جن میں یہ تفسیر حدیث مرفوع کے آخر میں بلا فصل مذکور ہے:

حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ، حدیث ابن شہیر، وأبو أسامة عن عبيد الله، عن أبي الرثاء، عن الأخرج، عن أبي بريدة، قال: «سئى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثمار» زاد ابن شہیر: «والثمار أن يشول الرجل للزبل: زواج ابنتك وأزواجك ابنتي، وأزواجي أختك وأزواجك أختي»، (صحیح مسلم باب تحریم نکاح الثمار و بطلانہ 2/1034)

عن جابر بن عبد الله قال: «سئى النبي صلى الله عليه وسلم عن الثمار»، والثمار أن يشول الرجل للزبل، وأبو أسامة عن عبيد الله، عن أبي الرثاء، عن الأخرج، عن أبي بريدة، قال: «سئى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثمار» زاد ابن شہیر: «والثمار أن يشول الرجل للزبل: زواج ابنتك وأزواجك ابنتي، وأزواجي أختك وأزواجك أختي»، (صحیح مسلم باب تحریم نکاح الثمار و بطلانہ 2/1034)

(عن أبي زحانة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الثمار، والثمار أن يشول الرجل للزبل، وأبو أسامة عن عبيد الله، عن أبي الرثاء، عن الأخرج، عن أبي بريدة، قال: «سئى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثمار» زاد ابن شہیر: «والثمار أن يشول الرجل للزبل: زواج ابنتك وأزواجك ابنتي، وأزواجي أختك وأزواجك أختي»، (صحیح مسلم باب تحریم نکاح الثمار و بطلانہ 2/1034)

(عن ابن عباس مرفوعاً: الاثاری فی الاسلام والثمار ان تنسخ المرهتان احداهما بالاخرى بغیر صدق (ذکره البیهقی ایضاً وقال: رواه الطبرانی وفيه ابو الصباح عبدالغفوروه مترک

شفا رکی تفسیر کا ان روایات کے آخر میں کسی راوی کی طرف نسبت کئے بغیر آما دلیل ہے اس بات کی یہ نبی ﷺ کا کلام ہے اور کسی راوی کا کلام نہیں ہے۔

شفا رکی یہی تفسیر کتب لغت میں بھی مذکور ہے۔ اس لئے اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ قرطبی لکھتے ہیں

تفسیر الثمار صحیح موافق لما ذکره اهل اللغة فان كان مرفوعاً المقصود وان كان من قول الصحابي فمقبول ایضاً لانه علم بالمقال واقده باحال انتمی

حدیث میں دوسری بحث یہ ہے کہ نکاح شفا ر سے مانعت کی علت کیا ہے؟ اکثر شافعیہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مانعت کی علت اشتراک یا تشریک فی البضع ہے لان بضع کل واحد منہما یصیر مورد العقد وجعل البضع صدقاً 2 مخالفت لایراد عقد النکاح

اور قتال کست ہیں کہ بطلان کی علت تعلقین و توقیعت ہے۔ گویا نکاح کرنے والوں کو کتا ہے لایعتقد لک نکاح ابنتی حتی ینقذ فی نکاح ابنتک وقال الخطابی فی معالم السنن (21/3) وكان ابن ابی ہریرة یبشہ برجل تزوج امرأة واستثنی . عضور من اعضائہا و ہو مالاً اختلاف فی فسادہ و تقریر ذلک اند یزوج ولیتہ و بیستثنی بضعہا او بعضہا حیث یجحد مہر الاخری

اور اکثر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نکاح شفا ر کی مانعت کی علت غلو من عن المہر یعنی: نفی مہر ہے جیسا کہ اکثر روایتوں میں بلا صدق یا بلا مہر یا لیس بمنمما صدق کے الفاظ آئے ہیں اور بعض لوگس کا خیال یہ ہے کہ مانعت کی علت ایک نکاح کو دوسرے کے ساتھ مشروط کرنا ہے۔

اور بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ممانعت کی علت ان چاروں چیزوں کا مجموعہ ہے جب نکاح میں تشریک فی البضع کے ساتھ نفی مہر اور تعلیق و توقیت اور شرطیت یہ سب چیزیں پائیں جائیں تب یہ نکاح شکار ہوگا اور ممنوع ہوگا۔ پس اگر دونوں نکاح ایک دوسرے کا ساتھ مشروط ہوں تو ان دونوں صورتوں میں ان کے نزدیک یہ نکاح شکار میں داخل نہیں ہوگا۔

اور بعض لوگوں کے نزدیک امور مذکورہ (تشریک فی البضع نفی مہر تعلیق شرط) ان میں ہر ایک نہی کی مستقل علت ہے پس اگر ان میں سے ایک علت بھی پائے جائے گی تو یہ نکاح ممنوع ہوگا۔ لہذا اگر دونوں آدمیوں نے اپنی لڑکی یا بہن کا ایک دوسرے مالی مہر مقرر کر کے نکاح کیا لیکن دونوں نکاح ایک دوسرے کے ساتھ مشروط اور اس پر معلق و موقوف رہے ہوں تو یہ بھی نکاح شکار کے اندر داخل ہونے کی بنا پر ممنوع ہوگا۔

- حدیث میں تیسری بحث یہ ہے کہ نکاح شکار کا حکم کیا ہے؟ امام شافعی امام مالک امام احمد کے نزدیک شکار جس کی تفسیر احادیث متفقہ میں ذکر کی گئی ہے شرعاً باطل اور کالعدم ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ نکاح صحیح ہوگا اور مہر 3 مثل واجب ہوگا۔

قال المناوی: بطل العقد عند الثلاث للتشريك في البضع أو للشرط أو للنفق أو للمهر أو للتعلق وقال الحنفية: يصح ويلزم مہر المثل

وقال ابن قدامہ: وَلَا تَخْتَلِفُ الزَّوْجَاتُ عَنِ أَحَدٍ، فِي أَنَّ نِكَاحَ الشَّارِكِ رَوَاهُ عَزْرَةَ حَمَّادَةَ قَالَ أَحْمَدُ: وَرَوَى عَنْ عُمرَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُمَا فَرَغَا فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ نَائِكَ، وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَنَافِيُّ عَنِ عَطَاءٍ، وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، وَمُحْمَلٍ، وَالزُّهْرِيُّ، وَالشُّرَيْبِيُّ، أَنَّهُ يَصِحُّ، وَتَفْسِيرُ التَّشْرِيبِ، وَيَجِبُ مِثْرُ الْمِثْلِ؛ لِأَنَّ الْفَسَادَ مِنْ قِبَلِ الْمَثَرِ لَا يُوجِبُ فُسَادَ الْعَقْدِ، كَمَا لَوْ تَزَوَّجَ عَلَى فِخْرٍ أَوْ خُرْبٍ، وَهَذَا كَذَلِكَ

وَنَنَا، يَرْوَى ابْنُ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «نَهَى عَنِ الشَّارِكِ». مُشْتَقٌّ عَلَيْهِ وَرَوَى أَبُو بَرْزَةَ مَثَلَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْأَشْجَمُ بِإِسْنَادٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «لَا تَجِبُ، وَلَا جَنْبُ، وَلَا شَارِكٌ فِي الْإِسْلَامِ». وَلَا تَزِدْ جَعْلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْعَقْدَيْنِ سَلْفًا فِي الْأَخْرِ، فَلَمْ يَصِحَّ، كَمَا لَوْ قَالَ: بِغَنِي تَوَجَّ عَلَى أَنْ أَيْبَكُ ثَوْبِي وَقَوْلُهُمْ: إِنَّ فُسَادَهُ مِنْ قِبَلِ التَّشْرِيبِ قُلْنَا: لِأَنَّ فُسَادَهُ مِنْ جِهَةِ أَزْدٍ وَقَدْ عَلِيَ شَرْطُ فَاسِدٍ، أَوْلَانَهُ شَرْطُ تَمْلِكِ الْبُضْعِ لِغَيْرِ الزَّوْجِ

اور دونہ میں ابن القاسم سے منقول ہے کہ بفسخ قبل البناء وبعد وأن ولدت لا ولا وقال: بفسخ على كل حال

اگر نکاح تبادلہ اور بٹہ کی صورت میں ہو جس میں دونوں نکاحوں میں باقاعدہ مالی مہر مقرر ہوتا ہے اور بظاہر دونوں نکاحوں کے ایک دوسرے کے ساتھ مشروط اور معلق و موقوف ہونے کی تصریح نہیں ہوتی جیسا کہ بند و پاک میں ہوتا : اس کی صحت کے قابل ہیں اور امام شافعی کا قول اس بارے میں مختلف ہے اور مالکیہ کا مشورہ مذہب یہ ہے کہ نکاح بھی ناجائز ہے ابن قدامہ لکھتے ہیں رہتا ہے تو ایسے نکاح کے حکم میں بھی اختلاف ہے امام احمد

ان سوامع ذک صدقا فالمنصوص عن احمد فيما وقفنا عليه صحته وهو قول الشافعي وقال ابو القاسم الحنفي لا يصح حيث قال مختصره: اذا زوج وليته على ان تزوج الاخر فلا نكاحنا وان سوامع ذك صدقا انتهي ((المعنى 42/43/44/10))

وَاخْتَلَفَ نَصُّ الشَّافِعِيِّ فِيهَا إِذَا سَمِيَ مَعَ ذِكْرِ مِثْرٍ فَتَمَّ فِي الْإِثْلَاءِ عَلَى الْبَطْلَانِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْفِطْرَةِ فِي ذَلِكَ الْمُخْتَصِرِ وَالْحَنَفِيُّ فِي الْمِثْلِ عَنِ الشَّافِعِيِّ مَنْ يَنْتَهَلِ الْخِلَافَ مِنْ أَهْلِ الْمَذَاهِبِ انْتَهَى

. وقال البهجي: ان كان فيما ذكر مہر من ان يقول: تزوجك بنتي بمائة على ان تزوجني بنتك بمائة فالشور في المذاهب انه لا يجوز في المدونة لابس بذلك انتهي

وقال الدروري في من قال: زوجني انتك مثلاً بمائة على ان تزوجك بنتي بمائة: هو وجه الشارح قبل البناء وثبت بعده بالاكتر من المسمى وصدق المثل ولو لم يقع على وجه الشرط بل على وجه الكفاية من غير توقف احد على الاخرى باجواز ان لم يسم الصداق لواحدة منها فصرح الشارح فوج النكاح بدوافيه بعد البناء صدق المثل قال الدسوقي قوله: وجه الشارح مسمى هذا لانه شكار من وه دون وجه فمن حيث ان سعى لكل منها صداق فليس بشارح لعدم خلو العقد من الصداق ومن حيث الشرط شكار وتسمية القسم الثاني صريحا وضح وقد المصنف وجه الشارح اعتبارا برد من اجازة كالامام احمد انتهي

ہمارے نزدیک آج کل کا مروجہ نکاح بٹہ یا تبادلہ جس طرفین میں مہر طرفین سے مقرر ہے اور بظاہر دونوں نکاح ایک دوسرے موقوف و معلق نہیں ہوتے بلکہ علی وجه الكفاية ہوتے ہیں یہ بھی نکاح شکار کے اندر داخل ہے اس لئے کہ گویا بظاہر دونوں نکاح ایک دوسرے کے ساتھ لفظوں میں مشروط نہیں ہوتے لیکن منوی ضرور ہوتے ہیں۔ ایک انکار کر دے تو دوسرا بھی اپنی مولیہ کو اس کے ساتھ بیابنے سے انکار کر دیتا ہے۔ علاوہ بریں نکاح بٹہ کی صورت میں آئندہ چل کر جو مفاسد رونما ہوتے ہیں ان کا تقاضا بھی یہ ہے کہ نکاح بٹہ سے لوگوں کو روکا جائے۔ نکاح بٹہ کے عدم جواز کی تائید ابوداؤد کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہے:

«أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، أَخْبَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ الْبَيْهَقِيَّ، وَأَخْبَحَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْبَيْهَقِيَّ وَكَانَا جَمَلًا صَدَقَا فَكَتَبَ مَعَا وَيُثَالِي مَرْوَانَ بِأَمْرُهُ بِالشَّرَفَيْنِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: «هَذَا الشَّارِكُ الَّذِي نَهَى عَزْرَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح بٹہ جس میں مہر مقرر ہوتا ہے وہ بھی نکاح شکار منہی عنہ کا مصداق ہے۔

تنبیہ: ابوداؤد کے تمانسوں میں حدیث مذکور میں وکانا جملہ صدقات کے الفاظ ہیں۔ لیکن خطابی معالم السنن میں جملہ مذکورہ اس طرح لکھا ہے وکان جملہ صدقات جس کا ظاہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونوں نے نفس نکاح ہی کو ایک دوسرے کا مہر بنایا تھا اگر خطابی کا نقل کردہ لفظ محفوظ ہو یعنی سنن ابی داؤد میں جملہ مذکورہ اسی طرح ہو تو پھر یہ حدیث مروجہ نکاح بٹہ یا تبادلہ کو شامل نہیں ہوگا۔ اور تشریک فی البضع یا نفی مہر والی تفسیر کے موافق ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

- اس حدیث میں جو تفسیری بحث یہ ہے کہ شکار لڑکی کے ساتھ مخصوص ہے یا دوسرے مویات مثلا بسن جتیمی وغیرہ کو بھی شامل ہے حافظ لکھتے ہیں 4

ذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ فِي تَفْسِيرِ الشَّارِكِ مِثْلًا وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى ذَكَرَ الْأَنْحَثُ قَالَ النَّوَوِيُّ أَمْشَعُوا عَلَى أَنَّ غَيْرَ الْبَنَاتِ مِنَ الْأَخْوَاتِ وَبَنَاتِ الْأَخِ وَغَيْرِ بَنَاتِ الْبَنَاتِ فِي ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَقَالَ الْبَهَّجِيُّ: الشَّارِكُ فِي الْأَخْتَيْنِ كَالشَّارِكِ فِي الْبَنَتَيْنِ وَهُوَ ظَاهِرٌ

هذا ما عندني والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب النکاح

صفحہ نمبر 227

محدث فتویٰ

